5- نصوح اور سلیم کی گفتگو

ڈپٹی نذیر احمد دہلوی (۱۸۳۱ء - ۱۹۱۲ء)

مقاصد تدریس

۱- طلبہ کو اُردو ناول کی ابتدائی صورت سے متعارف کرانا۔ ۲- طلبہ کو آداب معاشرت سے آگاہ کرنا۔
۳- طلبہ کو زبان کی سلاست اور محاورات کے استعمال سے روشناس کرانا۔ ۴- طلبہ کو بتانا کہ ایک اچھا طالب علم کیسے بنا جا سکتا ہے۔

مصنف کا مختصر تعارف

نذیر احمد دہلوی ۱۸۳۱ء میں ضلع بجنور میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مولوی سعادت علی تھا۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ اس کے بعد دلی میں مولوی عبدالخالق کے شاگرد ہوئے۔ اس کے بعد دِلی کالج میں داخلہ لیا۔ وہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کنجاہ ضلع گجرات میں ایک سکول میں مدرّس مقرر ہوئے۔ کم ہی عرصہ میں ترقی کرتے ہوئے ڈپٹی انسپکٹر مدارس مقرر ہو گئے۔

۱۸۶۱ء میں انڈین پینل کوڈ کا ترجمہ کرنے کی وجہ سے پہلے تحصیل دار بنے اور اس کے بعد افسر بندوبست کا درجہ حاصل کیا۔

ڈپٹی نذیر احمد کو اردو کا اولین ناول نگار تسلیم کیا جاتا ہے۔ آپ کے ناول اصلاحی انداز کے حامل ہیں۔ آپ نے اپنے ناولوں کے ذریعے مسلمانوں کی اِصلاح کی ذمہ داری نبھائی۔ ان کی زبان علمی بھی ہے اور عوامی بھی۔ آپ خواتین کی مخصوص زبان، محاورات اور مکالموں کے اُستاد تسلیم کیے گئے ہیں۔

تصانیف

نذیر احمد دہلوی کا شمار اُردو کے ارکانِ خمسہ میں ہوتا ہے۔ آپ کے ناولوں میں ''مراۃ العروس''، ''بنات النعش''، ''توبۃ النصوح''، ''فسانۂ مبتلا'' اور ''ابن الوقت'' زیادہ معروف ہوئے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قول قرار	وعدہ وعید، عہد و پیماں	مدرسہ	مکتب، سکول	درست	صحیح
صاحب زادے	بیٹے، کسی بزرگ کی اولاد	کبھی کبھار	کبھی کبھی، گاہے گاہے	بہ نسبت	تعلق سے
بالا خانہ	مکان کے اوپر کا کمرہ، چوبارہ	اسی واسطے	اسی وجہ سے	طبیعت	مزاج، فطرت
طلب	مانگ، خواہش، تلاش	ہم جماعت	ایک جماعت کے	خفا	ناراض
گھبرا کر	پریشان ہو کر	اتفاق	میل جول، اتحاد	منجھلا	درمیانہ
معقول	مناسب، درست، خاطر خواہ	چولیاں	لمبے کرتے	کوڑیوں	کوڑی کی جمع، کمی
گزشتہ	گزرا ہوا	عاقبت	آخرت، انجام، نتیجہ، خاتمہ	قول قرار ہونا	بات چیت کے ذریعے کوئی فیصلہ
ہڑبڑا کر	بوکھلا کر	تخت	بادشاہ کے بیٹھنے کی چوکی		طے پا جانا
تعجب	حیرانی، حیرت	قبلہ رو	قبلہ کی طرف	مبتدی	ابتدا کرنے والا، آغاز کرنے والا
ناپسندیدگی	پسند نہ آنا، اچھا نہ لگنا	زور پڑنا	زور لگنا	طبیعت خوب	جی لگنا، کسی کام کو دلچسپی اور خوشی
بُرے	جو اچھے نہ لگیں	تلے	نیچے	لگنا	سے کرنا
سبب	وجہ	دستور	طریقہ، سلیقہ، رواج	دلی نفرت ہو جانا	دل سے ناپسند کرنا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شریک ہونا	شامل ہونا	گالی بکنا	گالی دینا۔ اصل نام کی جگہ بگاڑ کر پکارنا	کانوں کان	بالکل خبر نہ ہونا، پتا نہ چلنا خبر نہ ہونا
آموختہ	سبق				
مایوسی	نا امیدی، ناکامی	جتادینا	بتادینا	بسروچشم	سر آنکھوں پر، مراد خوشی سے کام کرنا
بھلامانس	شریف	عمردراز	لمبی عمر		
ٹوکنا	روکنا	چھیڑنا	تنگ کرنا	دل کھٹا ہو جانا	ناپسند ہونا۔ اچھا نہ لگنا
پسند کرنا	انتخاب کرنا، خواہش کرنا	اصرار	ضد	بھلے مانسوں کا دستور	شریف لوگوں کا طریقہ
نصیحت	اچھی صلاح، نیک مشورہ	منڈے ہوئے	بال صاف کیے ہوئے، استرا پھروائے ہوئے		
حافظہ	قوت یادداشت			زمین میں گڑ جانا	نہایت شرمندہ ہونا
تلافی	نقصان کے عوض کچھ دینا	کم بخت	بُری قسمت والا	پھڈی جوتی	نیچی ایڑھی والا جوتا
خواب آور	نیند لانے والا	مہرہ	شطرنج کی گوٹ	شطرنج	ایک مشہور کھیل کا نام
گنجفہ	ایک کھیل کا نام	دالان	بڑا اور لمبا کمرا		

سبق کا خلاصہ: سبق ''نصوح اور سلیم کی گفتگو'' ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے ایک ناول ''توبۃ النصوح'' کا ایک حصہ ہے۔ اس سبق میں اسلامی آدابِ معاشرت کو احسن انداز سے بیان کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ ایک اچھے طالب علم کی عادات سے روشناس کرایا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ ایک اچھا طالب علم کس طرح بنا جا سکتا ہے۔

دلی میں ہیضے کی وبا پھیلی تو نصوح بھی ہیضے کی بیماری میں مبتلا ہو گیا اور سمجھا کہ موت قریب ہے۔ مایوسی کے عالم میں عاقبت کی فکر ہوئی۔ ڈاکٹر نے خواب آور دوا دی تو سو گیا۔ خواب میں مرنے کے بعد دل دہلا دینے والے مناظر دیکھے۔ ہڑ بڑا کر اٹھ بیٹھا۔ خواب سے بیدار ہوا تو نصوح کو اپنی اور اپنے خاندان کی بے مقصد زندگی پر افسوس ہوا۔ اُس نے خاندان کی اصلاح کا عزم کیا۔ اس سلسلے میں بیوی فہمیدہ کو اپنا مددگار بنایا۔ اسی سلسلے میں ایک روز اپنے بیٹے سلیم کو مکان کے اوپر والے حصے سے صبح کے وقت بیدارا کے ذریعے بلایا۔ میاں بیوی کے درمیان خاندان کی اصلاح کا قول قرار ہوا۔ اگلے دن چھوٹا بیٹا سو کر نہیں اٹھا تھا۔ بیدارا نے آ کر جگایا اور پیغام دیا کہ اُسے میاں بلاتے ہیں۔ سلیم اُس وقت قریباً دس برس کا تھا۔ وہ ڈرتا ڈرتا باپ کے پاس اوپر پہنچا۔ باپ کو سلام کیا اور ادب سے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ باپ نے پیار کیا اور اپنے پاس بٹھا کر مدرسہ نہ جانے کی وجہ پوچھی۔ سلیم نے جواب دیا کہ ابھی گھنٹے بھر کی دیر ہے۔ باپ نے پوچھا کہ وہ اپنے بھائی جان کے ساتھ مدرسہ جاتا ہے یا اس سے الگ۔ سلیم نے بتایا کہ چھوٹے بھائی جان صبح سویرے ہم جماعت کے گھر امتحان کی تیاری کے لیے چلے جاتے ہیں۔ اگر وہاں دیر ہو جائے تو گھر آنے کی بجائے در سے چلے جاتے ہیں۔

باپ نے سلیم سے دریافت کیا کہ وہ اپنے گھر کی بجائے دوسروں کے ہاں کیوں جاتا ہے؟ بیٹے نے بتایا کہ گھر میں بڑے بھائی جان کے پاس ہر وقت گنجفہ اور شطرنج ہونے کی وجہ سے اطمینان سے پڑھنا ناممکن ہے۔ باپ نے پوچھا کہ کیا اُسے شطرنج کھیلنا آتی ہے؟ بیٹے نے جواب دیا کہ میں مہرے پہچانتا ہوں، چالیں جانتا ہوں مگر کبھی کھیلنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ مجھے تمام کھیلوں سے دلی نفرت ہو گئی ہے۔ اُس کی وجہ بتاتے ہوئے بیٹے نے کہا کہ آپ نے اکثر چار لڑکوں کو کتابیں بغل میں دابے گلی میں آتے جاتے دیکھا ہوگا۔ اُن کی عادات عجیب سی ہیں۔ وہ راستے میں گردن نیچی کر کے چلتے ہیں۔ اپنے سے بڑے کو جان پہچان کے بغیر بھی سلام کرتے ہیں۔ کئی برس سے اس محلے میں رہتے ہیں مگر اُن کے بارے میں کسی کو علم نہیں۔ محلے کے بگڑے ہوئے بدتمیز لڑکوں سے اُن کا کچھ تعلق نہیں ہے۔ وہ آپس میں چاروں بھائی ہیں۔ لڑائی جھگڑا کرنا، گالیاں دینا، جھوٹ بولنا، کسی سے بدتمیزی کرنا یا آوازیں کسنا جیسی بُری عادات ان میں نہیں ہیں۔ مدرسے میں بھی ان کا

خط کشیدہ الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عجب	عجیب	جان پہچان	واقفیت	کوڑیوں	مراد بہت سے، عام	واسطہ	تعلق، رشتہ

تشریح: اس اقتباس میں سلیم اپنے باپ کو محلے کے چار عمدہ اوصاف کے حامل لڑکوں کی عادات اور اُن کے معمول زندگی کے بارے میں بتاتا ہے کہ اُن لڑکوں کی عادتیں عجیب ہیں۔ جب وہ راستے میں سے گزرتے ہیں تو نظریں جھکا کر گزرتے ہیں۔ جب کوئی اپنے سے بڑا ملتا ہے تو اُسے جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، ادب کے ساتھ سلام کرتے ہیں۔ وہ اس محلے میں کئی سالوں سے رہ رہے ہیں۔ اس محلے میں بہت سے لڑکے اور بھی رہتے ہیں مگر ان کا ان شرارتی اور بدتمیز لڑکوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ آوارہ لڑکوں کے ساتھ اپنا کوئی تعلق رکھنا پسند نہیں کرتے۔

حل مشقی سوالات

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) بیدارا نے سلیم کو جگا کر کیا پیغام دیا؟

جواب: بیدار نے سلیم کو جگا کر پیغام دیا کہ بالا خانے پر میاں جی بلاتے ہیں۔

(ب) سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح کے پاس جانے سے کیوں انکار کیا؟

جواب: سلیم کی ماں نے سلیم کے ساتھ نصوح کے پاس جانے کے لیے اس وجہ سے انکار کردیا کیونکہ اُس وقت اُس کی گود میں اُس کی بیٹی سو رہی تھی۔

(ج) سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے کیوں نہیں جاتا تھا؟

جواب: سلیم اپنے بھائی کے ساتھ مدرسے اس لیے نہیں جاتا تھا کیونکہ اس کا بھائی صبح سویرے اُٹھ کر امتحان کی تیاری کے لیے کسی ہم جماعت کے یہاں چلا جاتا تھا۔ وہاں اگر دیر ہو جاتی تو گھر آنے کی بجائے سید حامدرسے چلے جاتا۔

(د) سلیم نے چار لڑکوں کی کیا خوبیاں بیان کیں؟

جواب: سلیم نے چار لڑکوں کی یہ خوبیاں بیان کیں:

- i۔ راستے میں نظریں جھکا کر چلتے ہیں۔
- ii۔ جو بھی اپنے سے بڑا مل جائے اُسے سلام کرتے ہیں۔
- iii۔ محلے کے بدتمیز لڑکوں سے ان کا کوئی واسطہ نہیں۔
- iv۔ لڑائی جھگڑا اور گالی گلوچ نہیں کرتے، نہ جھوٹ بولتے اور نہ کسی کو تنگ کرتے ہیں۔
- v۔ نماز باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

(ہ) حضرت بی کون تھیں اور انھوں نے سلیم کو کیا نصیحت کی؟

جواب: حضرت بی چاروں شریف اور سلجھے ہوئے لڑکوں کی نانی تھیں۔ انھوں نے سلیم کو نصیحت کی کہ بھلے مانسوں کا دستور ہے کہ اپنے سے بڑوں کو سلام کرتے ہیں۔

۲۔ مندرجہ ذیل محاورات کے معانی لکھیں اور انھیں جملوں میں استعمال کریں۔

جی لگنا، کانوں کان خبر نہ ہونا، آوازہ کسنا، زمین میں گڑ جانا، دل کھٹا ہونا

جواب:

الفاظ	معانی	جملے
جی لگنا	اچھا لگنا، دل بہلنا	احمد کا پڑھنے میں بہت جی لگتا ہے۔
کانوں کان خبر نہ ہونا	بالکل بھی علم نہ ہونا	علی نے اس خاموشی سے کام کیا کہ کسی کو بھی کانوں کان خبر نہ ہوئی۔

آوازہ کسنا	بدتمیزی کرنا	دوسروں پر آوازے کسنا شریف لوگوں کا دستور نہیں ہے۔
زمین میں گڑ جانا	شرمندہ ہو جانا	چوری کرتے ہوئے پکڑے جانے پر چور زمین میں گڑا جا رہا تھا۔
دل کھٹا ہونا	اچھا نہ لگنا	حضرت بی کی نصیحت کے بعد سلیم کا دل تمام کھیلوں سے کھٹا ہو گیا۔

۳۔ اس سبق کا خلاصہ لکھیں۔

جواب: دیکھیے سبق کا خلاصہ۔

۴۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔ خبر، کتاب، مدرسہ، امتحان، مشکل

جواب:

واحد	جمع	واحد	جمع
خبر	خبریں، اخبار	امتحان	امتحانات
کتاب	کتابیں، کتب	مشکل	مشکلیں، مشکلات
مدرسہ	مدارس، مدرسے		

۵۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں۔ صورت، تعجب، مسجد، عمر دراز، بسر و چشم

جواب: صُوْرَت۔ تَعَجُّب۔ مَسْجِد۔ عُمْر دَرَاز۔ بَسَرُ و چَشْم۔

۶۔ مصنف کا نام، سبق کا عنوان اور اقتباس کا نصابی سبق میں موقع و محل درج کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اقتباس کی تشریح کریں۔

کئی برس سے اس محلے .... جھوٹی شکایت بھی تو نہیں کی۔

پیراگراف: کئی برس سے اس محلے میں رہتے ہیں، مگر کانوں کان خبر نہیں۔ محلے میں کوڑیوں لڑکے بھرے پڑے ہیں، لیکن ان کو کسی سے کچھ واسطہ نہیں۔ آپس میں اُوپر تلے کے چاروں بھائی ہیں۔ نہ کبھی لڑتے، نہ کبھی جھگڑتے، نہ گالی بکتے، نہ قسم کھاتے، نہ جھوٹ بولتے۔ نہ کسی کو چھیڑتے، نہ کسی پر آوازہ کستے۔ ہمارے ہی مدرسے میں پڑھتے ہیں، وہاں بھی ان کا یہی حال ہے۔ کبھی کسی نے ان کی جھوٹی شکایت بھی تو نہیں کی۔

حوالہ متن: (i) سبق کا عنوان .... نصوح اور سلیم کی گفتگو (ii) مصنف کا نام .... ڈپٹی نذیر احمد دہلوی

سیاق و سباق: زیرِ تشریح اقتباس سبق کے قریباً آخری حصہ سے لیا گیا ہے۔ اس اقتباس سے قبل اس بات کا ذکر ہے کہ سلیم نے اپنے محلے کے چار لڑکوں کے بارے میں اپنے باپ کو بتایا جو عمدہ اوصاف کے مالک تھے اور عام بچوں کی طرح شرارتیں نہ کرتے تھے۔ زیرِ تشریح اقتباس کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ محلے کے چار عمدہ اوصاف کے حامل لڑکوں کا منجھلا بھائی سلیم کا ہم جماعت ہے اور اُستاد صاحب نے سبق یاد کرنے کے لیے اُس کے پاس جانے کے لیے کہا ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کانوں کان خبر نہ ہونا	بالکل پتا نہ چلنا	تلے	نیچے	آوازہ کسنا	بدتمیزی کرتے ہوئے آوازیں نکالنا
کوڑیوں	سستے	واسطہ	تعلق، رشتہ		

اقتباس کی تشریح: اس اقتباس میں ایک اچھے طالب علم کے نہایت عمدہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں۔ سلیم اپنے باپ کو محلے کے چار عمدہ اوصاف کے حامل لڑکوں کی عادات اور اُن کے معمول زندگی کے بارے میں بتاتا ہے کہ اُن لڑکوں کی عادتیں عجیب ہیں۔ جب وہ راستے میں سے گزرتے ہیں تو نظریں جھکا کر گزرتے ہیں۔ جب کوئی اپنے سے بڑا ملتا ہے تو اُس کو جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، ادب کے ساتھ سلام کرتے ہیں۔ وہ اس محلے میں کئی سالوں سے رہ رہے ہیں۔ اس محلے میں بہت سے لڑکے اور بھی رہتے ہیں مگر ان کا ان شرارتی اور

بدتمیز لڑکوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ آوارہ لڑکوں کے ساتھ اپنا کوئی تعلق رکھنا پسند نہیں کرتے۔ یہ اوپر تلے کے چاروں لڑکے آپس میں حقیقی بھائی ہیں۔ کبھی بھی کسی سے لڑائی جھگڑا نہیں کرتے اور نہ دوسروں کو گالیاں دیتے ہیں۔ جھوٹی قسمیں کھانا، دوسروں کو تنگ کرنا، بیہودہ لڑکوں کی طرح دوسروں پر آوازے کسنا، ان کی عادات میں شامل نہیں ہے۔ یہ میرے ساتھ ہمارے ہی مدرسے کے طالب علم ہیں۔ مدرسے میں بھی ان کا طور طریقہ یہی ہے۔ کبھی کسی اور طالب علم نے ان کی جھوٹی شکایت بھی نہیں۔

۷۔ متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے خالی جگہ پُر کریں۔

(الف) سلیم کی عمر اس وقت کچھ کم .... کی تھی۔

(ب) میں اوپر .... لینے گئی تھی۔

(ج) صورت سے .... تو نہیں معلوم ہوتا تھا۔

(د) سلیم ڈرتا ڈرتا .... گیا اور .... کر کے الگ جا کھڑا ہوا۔

(ہ) اگلے مہینے .... ہونے والا ہے۔ (و) شاید مجھ کو عمر بھر بھی .... کھیلنی نہ آئے گی۔

(ز) بڑے بھائی جان کے پاس ہر وقت .... ہوا کرتا ہے۔

جوابات: (الف) دس برس (ب) لوٹا (ج) کچھ غصہ (د) اُوپر۔ سلام (ہ) امتحان (و) شطرنج (ز) گنجفہ اور شطرنج

۸۔ متن کو مدِ نظر رکھ کر درست جواب کی (✓) سے نشان دہی کریں۔

(الف) سلیم کو کس نے آ کر جگایا؟

(i) نصوح نے (ii) بیدارا نے (iii) ماں نے (iv) حضرت بی نے

(ب) میاں اکیلے بیٹھے ہوئے کیا کر رہے تھے؟

(i) شطرنج کھیل رہے تھے۔ (ii) کھانا کھا رہے تھے۔ (iii) کتاب پڑھ رہے تھے۔ (iv) لکھ رہے تھے۔

(ج) ماں کی گود میں کون سویا ہوا تھا؟

(i) بلی (ii) سلیم (iii) لڑکی (iv) بیدارا

(د) سلیم ڈرتا ڈرتا کہاں گیا؟

(i) مدرسے (ii) بازار (iii) مسجد (iv) اوپر

(ہ) اکثر کون گھبرایا کرتا ہے؟

(i) مبتدی (ii) چور (iii) جھوٹا (iv) نالائق

(و) کھیل کے پیچھے کون دیوانہ بنا رہتا تھا؟

(i) نصوح (ii) سلیم (iii) بیدارا (iv) منجھلا لڑکا

جوابات: (الف) بیدارا نے (ب) کتاب پڑھ رہے تھے۔ (ج) لڑکی (د) اوپر (ہ) مبتدی (و) سلیم

ناول: ناول وہ کہانی ہے جس کی بنیاد حقیقی زندگی پر ہوتی ہے۔ اس میں زندگی کا کوئی ایک دور اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ وہ دور اپنے تمام تر رنگوں کے ساتھ موجود ہوتا ہے۔ کہانی کے واقعات کے بہاؤ میں ایک فطری پن ہوتا ہے۔ اس کے کردار گوشت پوست کے انسان ہوتے ہیں، جن میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی۔ کرداروں کے مکالموں کی زبان، اُن کے مرتبے اور مزاج کے مطابق ہوتی ہے۔

سرگرمیاں

۱۔ مختلف بچوں کو سبق میں آنے والے کردار قرار دے کر، جماعت کے کمرے میں یہ سبق مکالماتی انداز میں بلند آواز میں پڑھا جائے۔

جواب: عملی کام

۲۔ بچوں سے "نیک صحبت" کے موضوع پر مکالمہ لکھوایا جائے۔

جواب: احمد: السلام علیکم

علی: وعلیکم السلام

احمد: کہاں جا رہے ہو؟ سر پیر کا ہوش نہیں۔

علی: سنا ہے نئی ویڈیو گیمز متعارف ہوئی ہیں، وہاں کھیلنے جا رہا ہوں۔

احمد: کیا یہ نہیں پوچھو گے کہ میں کدھر جا رہا ہوں؟

علی: بتاؤ یار

احمد: محلے میں آنکھوں کے علاج کے لیے فری کیمپ لگا ہے۔ وہاں رضا کاروں کے ساتھ معاونت کرنے جا رہا ہوں۔

علی: فری کیمپ؟

احمد: ہاں، محلے کے اثر و رسوخ والے بڑے بزرگوں نے ہر اتوار آنکھوں اور بلڈ شوگر کے فری چیک اپ کا کیمپ لگانے کا فیصلہ کیا۔ جہاں میری طرح اور لوگ بھی خدمت خلق انجام دیتے ہیں۔ کیا بہتر نہیں کہ تم بھی کھیل چھوڑ کر ان لوگوں کی صحبت اختیار کرو جو نیکی اور بھلائی کے کام کرتے ہیں۔

علی: تم درست کہتے ہو، نیکی کے کاموں سے اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور انسان کا اپنا ضمیر بھی مطمئن ہوتا ہے۔ آؤ پھر کیمپ کی طرف چلیں۔ (دونوں دوست چلے جاتے ہیں)

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ طلبہ کو قصے اور کہانی کے بارے میں اختصار سے بتائیں۔

جواب: قصے میں کسی واقعے کو بیان کیا جاتا ہے جو کہ بہت طویل نہیں ہوتا۔ بے جا طوالت سے گریز کیا جاتا ہے۔ کوشش کی جاتی ہے کہ چند لائنوں میں اسے بیان کیا جائے جبکہ کہانی میں طوالت سے کام لیا جاتا ہے اور مفصل انداز سے ہر بات بتائی جاتی ہے۔

۲۔ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی کے اصلاحی مقاصد کو طلبہ پر واضح کریں۔

جواب: ڈپٹی نذیر احمد نے اپنے ناولوں کے ذریعے مسلمان قوم کی اصلاح کی ذمہ داری نبھائی۔ آپ کے ناول اصلاحی انداز کے حامل ہیں۔ اگرچہ ڈپٹی نذیر احمد کی مقصد پسندی نے ناول کے فن کو کسی حد تک متاثر کیا ہے لیکن اس مقصدیت کے اہم پہلو کی بنا پر ان کے اسلوب بیان کی لطافت ختم نہیں ہوئی۔ اپنے ناولوں میں انہوں نے اس مقصدیت کو واضح کرنے کے لیے عوامی زبان کو استعمال کیا۔ معاشرتی لطافتوں کے آئینہ دار محاوروں نے تحریروں کو دلکشی اور خوبصورتی عطا کی۔

۳۔ اس سبق میں جو محاورے استعمال ہوئے ہیں ان کو جملوں میں استعمال کر کے دکھائیں۔

جواب: دیکھیے حل مشقی سوالات میں سوال نمبر: ۲ کا جواب

۴۔ ڈپٹی نذیر احمد کی دیگر تصانیف کا مختصر تعارف کرائیں۔

جواب: ڈپٹی نذیر احمد اردو کے پہلے ناول نگار ہیں۔ ان کے ناولوں میں مراۃ العروس، بنات النعش اور ابن الوقت بہت اہم ہیں۔

1- مراۃ العروس: اُردو ادب میں پہلا ناول "مراۃ العروس" ہے۔ اس ناول میں ڈپٹی نذیر احمد نے بیٹیوں کی تعلیم و تربیت، ہنر مندی اور عقل و دانش مندی کو بیان کیا ہے۔ اس ناول کا ایک کردار اکبری بیگم کی بدتمیزی اور بدسلیقہ عادات پر مبنی ہے۔ اصغری بیگم کا کردار سلیقہ شعار اور تمیزدار بہو کی حیثیت سے پیش کیا گیا جو کہ امور خانہ داری کی بہترین مثال ہے۔ اس طرح مولوی صاحب نے لڑکیوں کی تربیت کا عمدہ درس دیا ہے۔

2- بنات النعش: بنات النعش میں بھی لڑکیوں کی تعلیم، اخلاق اور امور خانہ داری کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے۔ ناول آزاد خیال لڑکی کے کردار پر مبنی ہے جس کو تمیزدار بہو اصغری کی صحبت نے اخلاقی اصلاح سے سنوارا۔ اس کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کے لیے کتب کی اہمیت کو بھی اُجاگر کیا گیا ہے۔

3- ابن الوقت: اس ناول میں ایسے شخص کا قصہ بیان کیا گیا ہے جو انگریزی وضع کو اختیار کرتا ہے۔ اپنی اصلی وضع قطع سے منہ موڑ لیتا ہے۔ اس طرح نہ وہ اپنے لوگوں میں گھل مل سکا اور نہ ہی مکمل انگریز بن سکا۔ اس ناول کے ذریعے مولوی صاحب نے انگریزی وضع قطع کے دلدادہ لوگوں کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے اور اپنی تہذیب اپنانے کی طرف زور دیا ہے۔

معروضی سوالات

☐ درست جواب کا انتخاب کریں۔

-1 دلّی میں کون سی وبا آئی؟
(A) ہیضہ (B) ملیریا (C) سرطان (D) کھانسی

-2 مایوسی کے عالم میں نصوح کو کس بات کی فکر ہوئی؟
(A) دولت کی (B) گھر کی (C) عاقبت کی (D) خاندان کی

-3 اُس وقت سلیم کی عمر تھی۔
(A) کچھ کم آٹھ برس (B) کچھ کم نو برس (C) کچھ کم دس برس (D) کچھ کم گیارہ برس

-4 سلیم میاں کا مشغلہ کیا تھا؟
(A) کشتی کھیلنا (B) تیراکی (C) بیڈمنٹن کھیلنا اور ٹی وی دیکھنا (D) گلی ڈنڈا کھیلنا

-5 مبتدی کا معنی ہے۔
(A) ابتدا کرنے والا (B) ابتدائی کلام (C) پہلی کتاب (D) ابتدائی تعلیم

-6 چھوٹے بھائی جان تیاری کر رہے تھے۔
(A) سفر کی (B) امتحان کی (C) سکول جانے کی (D) مقابلے کی

-7 نصوح نے اپنے بیٹے سلیم کو بالاخانے کس وقت بلایا؟
(A) صبح (B) دوپہر (C) شام (D) رات

-8 "آموختہ" کا معنی ہے۔
(A) سرمایہ (B) علم (C) قیمت (D) سبق

-9 بیدارا بالاخانے سے لینے گئی تھی:
(A) لوٹا (B) جگ (C) رضائی (D) چارپائی

-10 وہ کہانی جس کی بنیاد حقیقی زندگی پر ہوتی ہے کہلاتی ہے۔
(A) ناول (B) افسانہ (C) ڈراما (D) مضمون

11- "خبر" کی جمع ہے۔

(A) اخبار (B) خبریات (C) اخبارات (D) خبرنامہ

12- "مدرسہ" کی جمع ہے۔

(A) مدرسوں جات (B) مدرسے جات (C) مدارس (D) مدراس

13- "میاں" کی مؤنث ہے۔

(A) صاحب (B) بیوی (C) بیگم (D) عورت

14- "مذکر" الفاظ کی فہرست ہے۔

(A) زخم، قصہ (B) خوشی، غم (C) خصوصیت، عام (D) خبر، کلام

15- اس محلے میں رہتے ہیں مگر کانوں خبر نہیں:

(A) دوسال سے (B) تین سال سے (C) کئی برس سے (D) نوسال سے

16- "موافق" کا متضاد ہے۔

(A) موافقت (B) مخالف (C) مخالفت (D) واقف

17- "چراغ" کا مترادف ہے۔

(A) دیا (B) چراغوں (C) روشنی (D) روشن

18- آموختہ کا مترادف ہے۔

(A) آنا (B) جانا (C) کھیلنا (D) سبق

19- شطرنج میں زور پڑتا ہے۔

(A) آنکھوں پر (B) ذہن پر (C) حافظے پر (D) طبیعت پر

20- کانوں..................خبر نہ ہونا۔

(A) کان (B) میں (C) تک (D) سے

جوابات: (1) ہیضہ (2) عاقبت کی (3) کچھ کم دس برس (4) بیڈمنٹن کھیلنا اور ٹی وی دیکھنا
(5) ابتدا کرنے والا (6) امتحان کی (7) صبح (8) سبق (9) لوٹا (10) ناول
(11) اخبار (12) مدارس (13) بیوی (14) زخم، قصہ (15) کئی برسوں سے
(16) مخالف (17) دیا (18) سبق (19) طبیعت پر (20) کان

☐ مختصر جواب دیں۔

1- سلیم کی عمر کتنے برس تھی؟

جواب: سلیم کی عمر اُس وقت کچھ کم دس برس تھی۔

2- سلیم نے اماں جان سے کیا پوچھا؟

جواب: سلیم نے اپنی طلب کی خبر سُنی تو گھبرا کر اُٹھ کھڑا ہوا اور جلدی سے ماں سے پوچھنے لگا: "اماں جان! تم کو معلوم ہے ابا جان نے کیوں بلایا ہے؟"

3- سلیم کے باپ نے کیا پوچھا؟

جواب: سلیم کے باپ نے پوچھا کہ وہ آج مدرسے کیوں نہیں گیا۔

4- چھوٹے بھائی جان امتحان کی تیاری کے لیے ہم جماعت کے ہاں کیوں جاتے؟

جواب: چھوٹے بھائی جان امتحان کی تیاری کے لیے ہم جماعت کے گھر اس لیے جاتے کیوں کہ گھر میں بڑے بھائی جان کے پاس ہر وقت گنجفہ اور شطرنج ہوا کرتا۔ اطمینان کے ساتھ پڑھنا بہت مشکل ہو جاتا۔

5- شطرنج اور گنجفہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: شطرنج میں طبیعت پر زور پڑتا ہے اور گنجفہ میں حافظے پر۔

6- سلیم کو کھیل سے نفرت کیوں ہوئی؟

جواب: حضرت بی کی عمدہ نصیحتوں کی وجہ سے سلیم کو کھیل سے نفرت ہوگئی۔ وہ جب بھی حضرت بی کے ہاں جاتا تو وہ سلیم کو عمدہ قسم کی نصیحتیں کرتیں جس سے اُس کا دل تمام کھیلوں سے کھٹا ہو گیا۔

7- سلیم کو آ کر کس نے اور کیوں جگایا؟

جواب: سلیم کو بیدارا نے آ کر جگایا اور کہا کہ صاحب زادے اُٹھیے، بالا خانے پر میاں بلاتے ہیں۔

8- میاں بالا خانے میں بیٹھے کیا کر رہے تھے؟

جواب: میاں بالا خانے میں بیٹھے کتاب پڑھ رہے تھے۔

9- ماں کی گود میں کون سویا ہوا تھا؟

جواب: ماں کی گود میں (لڑکی) سلیم کی چھوٹی بہن سوئی ہوئی تھی۔

10- سلیم حضرت بی کے گھر کیوں گیا؟

جواب: سلیم اپنا آموختہ لینے کے لیے حضرت بی کے گھر گیا تھا۔ حضرت بی کا منجھلا نواسا سلیم کا ہم جماعت تھا۔

11- چاروں بھائیوں کا حلیہ کیسا تھا؟

جواب: چاروں لڑکوں کا رنگ گورا، بھدی جوتیاں، منڈے ہوئے سر، اونچے پاجامے اور چولیاں نیچی ہوتی تھیں۔

12- سلیم نے چاروں لڑکوں کی عادات واطوار کے بارے میں کیا بتایا؟

جواب: سلیم نے ان چاروں بھائیوں کے بارے میں بتایا کہ راہ چلتے ہیں تو گردن نیچی کیے ہوئے، راہ چلتے چھوٹے بڑے کو سلام ضرور کرتے ہیں۔ نہ لڑتے جھگڑتے ہیں، نہ گالی بکتے ہیں، نہ قسم کھاتے ہیں اور نہ جھوٹ بولتے ہیں۔ نہ کسی کو چھیڑتے ہیں اور نہ کسی پر آوازہ کستے ہیں۔

13- ایک گھنٹے کی چھٹی کے دوران چاروں بھائیوں کا کیا معمول ہوتا؟

جواب: ڈیڑھ بجے ایک گھنٹے کی چھٹی ہوا کرتی تو باقی لڑکے کھیل کود میں لگ جاتے جب کہ یہ چاروں بھائی پاس کی مسجد میں نماز پڑھنے چلے جاتے۔

14- حضرت بی سے چاروں لڑکوں کا کیا تعلق تھا؟

جواب: چاروں لڑکے "حضرت بی" کے نواسے تھے۔ وہ ان چاروں لڑکوں کی نانی تھیں۔

15- جب سلیم پہلی مرتبہ "حضرت بی" کے گھر گیا تو وہ کیا کر رہی تھیں؟

جواب: جب سلیم پہلی مرتبہ "حضرت بی" کے گھر گیا تو اُس نے دیکھا کہ وہ تخت پر جائے نماز بچھائے قبلہ رو بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی ہیں۔

16- حضرت بی نے سلیم کو پہلے دن کیا ہدایات دیں؟

جواب: حضرت بی نے سلیم کو کہا کہ بھلے مانسوں کا یہ دستور ہوتا ہے کہ اپنے سے بڑوں کو سلام کرلیا کرتے ہیں۔

***